[1996] سپریم کورٹ رپوٹس10.S.C.R

از عدالت عظمی

مہندر رائے

بنام

میتھلیش رائے اور دیگران

13 دسمبر 1996

[ایم ایم پنچھی اور فیضان الدین، جسٹسز]

فوجداری قانون:

مجموع ضابطہ فوجداری، :1973 دفعہ 174۔

تفتیش رپورٹ–چشم دید گواہ–ثبوت– جو انکوائری رپورٹ کے گواہ بھی تھے–منعقد: دفعہ 174(1) میں انکوائری رپورٹ میں حملہ آوروں کے ناموں کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی–اس لیے اس طرح کے شواہد کو محض تفتیش رپورٹ تیار کرنے کے وقت اور اس میں حملہ آوروں کے ناموں کی عدم موجودگی کے حوالے سے تضاد کی بنیاد پر مسترد نہیں کیا جا سکتا تھا۔

تعزیراتی ضابطہ، :1860 دفعہ 302۔

محرک–معمولی معاملہ (دودھ کی قیمت پر تنازعہ) منعقد ہوا: جرم کا ارتکاب ذہن کے فریم ورک پر منحصر ہوتا ہے–معمولی معاملات قتل کا باعث بن سکتے ہیں–کیونکہ ایسے افراد بھی ہو سکتے ہیں جنہوں نے معمولی معاملات کو سنجیدگی سے لیا ہو۔

فوجداری مقدمہ

شواہد کی تعریف–قتل–عدالت عالیہ نے چشم دید گواہوں کے شواہد کو تضادات کی بنیاد پر مسترد کر دیا–کہا گیا کہ گواہوں نے دفعہ 161 فوجداری پی سی کے تحت ریکارڈ کیے گئے اپنے کیس ڈائری کے بیانات نہیں دکھائے جن سے تضادات طلب کیے گئے تھے–اور نہ ہی کہا گیا کہ تضادات کو ظاہر کیا گیا اور ریکارڈ پر رکھا گیا–منعقد: تضادات غیر اہم اور معمولی–اس لیے عدالت عالیہ نے ان کے شواہد کو مسترد کرنے اور ملزم اے– 1 اور اے– 2 پر ٹرائل عدالت کی طرف سے عائد موت کی سزا کو کالعدم قرار دینے میں غلطی کی–اس کے مطابق ٹرائل عدالت کا حکم جس میں اے– 1 اور اے– 2 کو آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا گیا تھا بحال کیا گیا–تاہم، اے– 1 پر سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر دیا گیا اور عمر قید کی سزا اے– 2 کی تصدیق کر دی گئی–عدالت

عالیہ کے ذریعے اے– 3 کو بری کرنا، اس کے خلاف کسی ٹھوس ثبوت کی عدم موجودگی میں، اچھی طرح سے ثابت ہے۔

مدعا علیہ نمبر 1 کو مجموعہ تعزیرات ہند 1860 کی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور اسے سزائے موت سنائی گئی۔ جواب دہندگان نمبر 2 اور 3 کو دفعہ 109 آئی پی سی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ تاہم، عدالت عالیہ نے تمام مدعا علیہان کو بری کر دیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

استغاثہ کے مطابق، متوفی اور مدعا علیہ نمبر 2 کے درمیان دودھ کی قیمت پر کچھ تنازعہ اور جھگڑا ہوا تھا۔ اسی دن جب متوفی سو رہا تھا تو جواب دہندہ نمبر 1 جواب دہندگان نمبر 2 کے ساتھ وہاں گیا۔ مدعا علیہ نمبر 2 نے متوفی کا سر پکڑا اور مدعا علیہ نمبر 1 نے متوفی کی گردن پر کا کوٹ (چاف کٹر) سے بھاری دھچکا لگایا۔ اس واقعے کو پی ڈبلیو ایس 7 سے 11 نے دیکھا۔ متوفی کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ پولیس افسر، پی ڈبلیو 13 نے پی ڈبلیو ایس 7 اور 8 کی موجودگی میں انکوائری رپورٹ تیار کی اور ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کی گئی۔

اس عدالت سامنے اپیل میں، اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ عدالت عالیہ نے چشم دید گواہوں، پی ڈبلیو ایس 7 اور 8 کے شواہد کو انکوائری رپورٹ تیار کرنے کے اوقات میں تضاد اور اس میں حملہ آوروں کے ناموں کی عدم موجودگی کی بنیاد پر مسترد کر دیا؛ اور یہ کہ عدالت عالیہ نے باقی چشم دید گواہوں، پی ڈبلیو ایس 9 سے 11 کے شواہد کو غلط طریقے سے مسترد کر دیا، ان کے شواہد میں معمولی تضادات کی بنیاد پر ان کے کیس ڈائری کے بیانات کو مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کی دفعہ 161 کے تحت درج کیے بغیر اور نہ ہی مذکورہ تضادات کو ظاہر کیا گیا اور ریکارڈ پر رکھا گیا۔۔

جواب دہندگان کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ دودھ کی قیمت پر تنازعہ جیسے معمولی معاملات شاید ہی قتل جیسے جرم کو جنم دے سکتے ہیں۔

جزوی طور پر اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد .1۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کی دفعہ 174 میں پڑوس کے دو یا زیادہ معزز باشندوں کی موجودگی میں پولیس افسر کی طرف سے انکوائری رپورٹ تیار کرنے اور موت کی ظاہری وجہ کی رپورٹ تیار کرنے پر غور کیا گیا ہے، جس میں اس طرح کے زخموں، فریکچر، چوٹوں اور چوٹ کے دیگر نشانات کو بیان کیا گیا ہے جو جسم پر پائے جا سکتے ہیں جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس طرح کے نشانات کس انداز میں یا کس ہتھیار یا آلے (اگر کوئی ہوں) سے لگائے گئے دکھائی دیتے ہیں۔ دفعہ 174(1) کا جائزہ یہ ظاہر کرے گا کہ اس میں حملہ آوروں کے ناموں کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لہذا، یہ نہ تو پولیس افسر، پی ڈبلیو 13 پر واجب تھا، جس نے انکوائری رپورٹ تیار کی تھی، حملہ آوروں کے ناموں کا ذکر کرنا اور نہ ہی چشم دید گواہوں پی ڈبلیو ایس 7 اور 8 کے لیے ضروری تھا جو مذکورہ انکوائری رپورٹ کے گواہ ہیں، کہ وہ مذکورہ انکوائری رپورٹ میں حملہ آوروں کے ناموں کا ذکر کرنے پر اصرار کریں۔ جہاں تک تفتیشی رپورٹ کی تیاری کے وقت کا تعلق ہے، موجودہ معاملے میں اس کا شاید ہی کوئی نتیجہ ہو۔ یہ ممکن ہے کہ گواہوں کو وقت گزرنے کے بعد تفتیش کی تیاری کا صحیح وقت یاد نہ ہو۔ اس لیے ان کی گواہی کو صرف اس کی بنیاد پر مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ [D-89؛ A-B-89؛ C-D-88]

.2۔ مدعا علیہ کی اس دلیل کو قبول کرنا مشکل ہے کہ دودھ کی قیمت پر دلیل جیسا معمولی معاملہ شاید ہی قتل جیسے جرم کو جنم دے سکتا ہے۔ کسی جرم کا ارتکاب مجرم کی ذہنیت پر منحصر ہوتا ہے جس کا آسانی سے فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے افراد ہو سکتے ہیں جو کسی معمولی معاملے کو بہت سنجیدگی سے لے سکتے ہیں اور ایسے افراد بھی ہو سکتے ہیں جو سنجیدہ خیالات کو نظر انداز بھی کر سکتے ہیں۔ [A–88؛H–87]

.3. عدالت عالیہ کی طرف سے نام نہاد تضادات پر چشم دید گواہوں، پی ڈبلیو ایس 9 سے 11 کے ثبوت کو مسترد کرنا دو وجوہات کی بنا پر قبول نہیں کیا جا سکتا۔ سب سے پہلے، عدالت عالیہ کی طرف سے بتائی گئی تضادات اتنی معمولی اور معمولی ہیں کہ ان کا کیس کے مادی پہلو پر شاید ہی کوئی اثر پڑتا ہے تاکہ شواہد کو نا قابل اعتماد یا مشکوک بھی بنایا جا سکے۔ دوسرا، مذکورہ گواہوں کو دفعہ 161 فوجداری پی سی کے تحت ریکارڈ کیے گئے ان کے کیس ڈائری کے بیانات نہیں دکھائے گئے جن سے ان کی تردید کی گئی تھی اور نہ ہی مذکورہ تضادات/غلطیوں کو ظاہر کیا گیا ہے اور ریکارڈ پر رکھا گیا ہے۔ [89–ای–ایف]

.4. اس کے مطابق، عدالت عالیہ کے جواب دہندگان 1 اور 2 کو بری کرنے کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا گیا ہے۔ جواب دہندگان 1 اور 2 کے سلسلے میں ٹرائل عدالت کا فیصلہ بحال کیا گیا ہے۔ مدعا علیہ 1 پر عائد سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر دیا جاتا ہے اور مدعا علیہ 2 پر عائد عمر قید کی سزا کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ جہاں تک مدعا علیہ 3 کا تعلق ہے، اس کے خلاف کسی ٹھوس ثبوت کی عدم موجودگی میں اس کی بری ہونے کا فیصلہ اچھی طرح سے ثابت ہے۔ [H–89؛A-B–90]

فوجداری اپیل کا عدالتی حد اختیار 1990: وغیرہ کی فوجداری اپیل نمبر 326–27۔

1988 کے فوجداری اے نمبر 272 اور 307 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے مورخہ 8.12.89 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایچ ایل اگروال، بھارت سنگم اور بی بی سنگھ

جواب دہندگان کے لیے رنجیت کمار کے لیے ادے سنگھ، (یاتیش موہن، میسرا نو موبلا)

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

فیضان الدین، جسٹس۔ 1۔ اپیلوں کے ان دو سیٹوں میں سے ایک متوفی کے چچا زاد بھائی مخبر مہندر رائے کی طرف سے و دیگر ریاست بہار کی طرف سے 1988 کی فوجداری اپیل نمبر 272 اور 307 میں منظور کردہ پٹنہ عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جس میں سیشن ٹرائل نمبر ID2 میں بارہ میں ایڈیشنل سیشن جج (I) پٹنہ کے ذریعے منظور کردہ فیصلے اور حکم کو الٹ دیا گیا تھا جس میں مدعا علیہ نمبر 1 متلیش رائے کو ارون رائے کے وحشیانہ قتل کے لیے دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا گیا تھا اور سزائے موت سنائی گئی تھی، جبکہ مدعا علیہان 2 اور 3 یعنی مڈن رائے اور راج نریش رائے کو اس کے تحت مجرم قرار دیا گیا تھا۔ دفعہ 109 آئی پی سی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کو عمر قید کی سزا سنائی گئی اور دیگر دو شریک ملزموں، راجندر راج اور رام داس رائے کو بری کر دیا گیا۔

.2. استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ 17.5.1985 کی صبح متوفی ارون رائے، ایک لڑکا جس کی عمر تقریباً 12 سال تھی اور ملزم مدعا علیہ نمبر 2 مدن رائے کے درمیان دودھ کی قیمت پر کچھ تنازعہ اور جھگڑا ہوا۔ متوفی ارون 5 روپے فی لیٹر کے حساب سے دودھ فروخت کرنے پر اصرار کر رہا تھا جبکہ مدعا علیہ مدن رائے اس سے راضی نہیں تھا۔ اس تنازعہ نے ملزم جواب دہندہ نمبر 3 راج نریش رائے کے ساتھ ساتھ بری ہونے والے ملزم رام داس رائے اور راجندر رائے کو مشتعل کیا جنہوں نے استغاثہ کے مطابق ملزم جواب دہندہ نمبر 1 اور 2، متھیلیش رائے اور مدن رائے کو کسی بھی قیمت پر ارون رائے کو قتل کرنے پر اکسایا۔ الزام ہے کہ اسی دن دوپہر تقریباً 12 بجے متوفی ارون رائے اپنے گھر کے قریب ایک باغ میں آم کے درخت کے نیچے چارپائی پر سو رہا تھا، ملزم جواب دہ نمبر 1 نے اس کے کزن مدعا علیہ نمبر 2 مدن رائے کے ساتھ کاکٹ سے مسلح ہو کر وہاں گیا۔ ملزم مدن رائے نے ارون کا سر پکڑا اور مدعا علیہ متھیلیش رائے نے ارون رائے کی گردن پر کاکوت (چف کٹر) سے زبردست ضرب لگائی۔ اس واقعہ کو مہندر رائے، پی ڈبلیو 11، جگدیش رائے، پی ڈبلیو 7، جگیشور رائے، پی ڈبلیو 8، کالی چرن رائے، پی ڈبلیو 9 اور دیگر افراد نے دیکھا جنہوں نے مجرموں کو پکڑنے کی بھی کوشش کی لیکن چونکہ انہوں نے انہیں یہ کہہ کر دھمکی دی کہ اگر وہ آگے بڑھیں گے۔ آگے ان کا بھی یہی انجام ہوگا۔ اس کے بعد ملزمان اپنے گھر کی طرف بھاگ گئے۔ متاثرہ ارون رائے کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ استغاثہ کے جواب دہندہ نمبر 3 کے مطابق راج نریش رائے نے واقعہ سے کچھ دیر پہلے ملزم نمبر 1 متھیلیش رائے کو جرم کا ہتھیار سونپ دیا تھا، جبکہ دو دیگر بری ہونے والے ملزمان کو اپنے بیٹوں، مدعا علیہان کو اکسانے اور اُکسانے کا الزام لگایا گیا ہے۔ 1 اور 2 مذکورہ قتل کا ارتکاب کرنا بعض اوقات وقوعہ کی تاریخ پر صبح کے وقت۔

.3۔ واقعہ کی تاریخ کو تقریبا 3:30 بجے پی ڈبلیو 13، پولیس اسٹیشن کے انچارج کیلاش پرساد کو مذکورہ قتل کے بارے میں اطلاع ملی، اس لیے وہ اسٹیشن ڈائری میں داخل ہونے کے بعد ایک پولیس پارٹی کے ساتھ گاؤں دشنچیک کی طرف بڑھا جہاں اس نے فرد بیان، مہندر رائے کا اقتباس 10، پی ڈبلیو 11، متوفی کے کزن کو تقریبا 5:30 بجے ریکارڈ کیا جس کی بنیاد پر 3 مدعا علیہان اور بری کیے گئے ملزم کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 302 / 34 کے تحت باضابطہ ایف آئی آر نکلوائی گئی۔ اس نے واقعے کی جگہ پر ایک انکوائری رپورٹ اقتباس 9 تیار کی اور خون آلود مٹی کو ضبط کر لیا۔ متوفی کی لاش کو ہسپتال، بارہ بھیج دیا گیا۔

.4. بارہ اسپتال میں، ڈاکٹر شنکر پرساد دیو کولیار پی ڈبلیو 6 نے ارون رائے کی لاش کا پوسٹ مارٹم 18.5.1985 پر کیا جس میں ان کی پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق متوفی کی گردن کے دائیں جانب ایک صاف کٹ پایا گیا جو درمیانی لکیر کے 1" بائیں سے طول و عرض "3x"6 کے دائیں جانب مینڈیبل کے نچلے زاویے سے آگے بڑھ کر ریڑھ کی ہڈی تک گہرائی میں جاتا ہے۔ ڈاکٹر کو "3/4"x1/2 کے سائز کا ایک ایلیپسکل کلین کٹ زخم ملا جو مذکورہ چوٹ سے رابطہ کر رہا تھا اور اس چوٹ کے صرف بائیں طرف تھا۔ اس نے پٹھوں، جسم کی شریانوں کی سانس کی نالی اور ڈیسوفوس کو بھی کٹا ہوا پایا۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ مذکورہ دونوں چوٹیں اینٹی مورٹم نوعیت کی تھیں اور ان کی رائے میں موت لاش کی شریانوں کے منقطع ہونے کے نتیجے میں خون بہنے کی وجہ سے ہوئی تھی۔ ڈاکٹر کی رائے کے مطابق مذکورہ بالا دونوں چوٹیں کاکوٹ (چاف کٹر) کے ایک وار سے بھی ممکن ہو سکتی ہیں۔

.5۔ تین جواب دہندگان کے ساتھ ساتھ دو بری ملزموں نے جرم سے انکار کیا اور جھوٹے مضمرات کی استدعا کی۔ مدعا علیہ نمبر 1 اور دو بری ملزم راجندر رائے اور رام داس رائے نے علبی کی درخواست قبول کی۔ مدعا علیہ نمبر 1 متلیش نے بتایا کہ وہ بیمار تھا اور ڈاکٹر مہتو، ڈی

ڈبلیو 1 کے زیر علاج تھا اور 16.5.1985 سے 19.5.1985 تک اپنے کلینک میں اندرونی مریض تھا۔ انہوں نے اپنی درخواست کی حمایت میں دفاعی ثبوت پیش کیے۔ ٹرائل عدالت نے دودھ کی قیمت پر جھگڑے سے متعلق صبح کے واقعے پر یقین نہیں کیا۔ تاہم ٹرائل عدالت نے دفاعی درخواست اور دفاعی شواہد کو ناقابل اعتماد قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا اور استغاثہ کے شواہد پر بھروسہ کرتے ہوئے مدعا علیہ نمبر 1، متلیش رائے کو ارون رائے کے قتل کے جرم میں دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا اور سزائے موت سنائی اور دفعہ 366(1) فوجداری پی سی کے مطابق اس کی تصدیق کے لیے عدالت عالیہ کا حوالہ دیا۔ مدعا علیہ نمبر 1 مڈن رائے اور مدعا علیہ نمبر 3 راج نریش رائے کو بھی دفعہ 109 آئی پی سی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت متلیش کے ذریعے قتل کے جرم میں مدد کرنے اور اکسانے کے لیے مجرم قرار دیا گیا۔ تاہم ٹرائل عدالت کو جرم میں راجندر رائے اور رام داس رائے کے ملوث ہونے کے حوالے سے کوئی قابل اعتماد ثبوت نہیں ملا اور اس لیے انہیں ان جرائم سے بری کر دیا گیا جن کے الزام ان پر عائد کیے گئے تھے۔ جواب دہندگان کی اپیل پر، جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، عدالت عالیہ نے موت کے حوالے کو مسترد کر دیا اور جواب دہندگان کو دی گئی سزا اور سزا کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اپیلوں کی اجازت دے دی اور انہیں خارج کر دیا جس کے خلاف دو اپیلیں، ایک متوفی کے کزن کی و دیگر ریاست کی طرف سے، کو ترجیح دی گئی ہے۔

.6 اپیل کنندہ کے قابل وکیل نے زور دے کر کہا کہ عدالت عالیہ نے چشم دید گواہوں، یعنی جگدیش رائے، پی ڈبلیو 7 اور جاگیشور رائے، پی ڈبلیو 8، جو چشم دید گواہ ہیں اور انکوائری رپورٹ کے گواہ بھی ہیں، کے شواہد کی اس بنیاد پر غلط تعریف کی ہے کہ انہوں نے حملہ آوروں کے نام نہیں بتائے تھے، جس کا ذکر انکوائری رپورٹ میں ملنا چاہیے تھا۔ انہوں نے یہ بھی پیش کیا کہ باقی چشم دید گواہوں، یعنی کالی چرن رائے، پی ڈبلیو 9 اور دیوپتی دیوی، پی ڈبلیو 10 اور مخبر مہندر رائے، پی ڈبلیو 11 کے شواہد کو ان کے شواہد میں معمولی تضادات کی بنیاد پر غلط طریقے سے مسترد کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عدالت عالیہ کی جانب سے انکوائری رپورٹ اقتباس 9 کی تیاری، فرد بیان اقتباس 10 کی ریکارڈنگ اور لاش کے ہسپتال پہنچنے کے اوقات کو سراہتے ہوئے غیر حقیقی نقطہ نظر اختیار کیا گیا ہے جس کے نتیجے میں انصاف مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہے۔ اس کے خلاف جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہونے والے قابل وکیل نے ریکارڈ کیے گئے نتائج اور بری ہونے کے حکم کو ریکارڈ کرنے میں عدالت عالیہ کے نقطہ نظر کی بھرپور حمایت کی۔ ان کے مطابق استغاثہ اس ابتداء کو قائم کرنے میں ناکام رہا ہے جس کی وجہ سے استغاثہ کی پوری کہانی مشکوک ہو جاتی ہے اور گواہوں کے ذریعے بلائے گئے گواہوں کا ثبوت اور کچھ نہیں بلکہ من گھڑت اور غور و فکر پر مبنی ہوتا ہے۔

.7 مذکورہ بالا حریف تنازعات کی جانچ پڑتال کے لیے، ہم نے فریقین کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کی مدد سے ریکارڈ پر موجود شواہد اور مواد کی جانچ پڑتال کی ہے۔ مخبر مہندر رائے کے بیان پر غور کرنے پر، پی ڈبلیو 11 سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے ایک بہت ہی مضبوط اور واضح بیان دیا تھا کہ تقریباً دوپہر کے وقت جب وہ جاگیشور رائے کے ساتھ، پی ڈبلیو 8 آم کے درخت کے جنوب میں واقع اپنے باٹھان میں بیٹھا تھا جس کے نیچے ارون رائے ایک چارے پر سو رہا تھا، اس نے جواب دہندگان 1 اور 2 کو دیکھا، یعنی متلیش رائے اور مڈن رائے اس چارے کی طرف جا رہے تھے جس پر ارون رائے سو رہے تھے۔ انہوں نے مزید بیان دیا کہ مدعا علیہ نمبر 2 مڈن رائے نے متوفی ارون رائے کا سر پکڑا اور مدعا علیہ نمبر 1 متلیش رائے نے متوفی کی گردن پر کاکٹ (چاف کٹر) سے حملہ کیا جس سے وہ مسلح تھا۔ انہوں نے یہ بھی بیان دیا کہ جب انہوں نے اور جاگیشور رائے، پی ڈبلیو 8 نے جواب دہندگان 1 اور 2 کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن ان کی طرف سے انہیں یہ کہتے ہوئے دھمکی دی گئی کہ اگر انہوں نے انہیں پکڑنے کی کوشش کی تو ان کا بھی یہی انجام

ہوگا اور اس لیے وہ حملہ آوروں کو نہیں پکڑ سکے لیکن خطرے کی گھنٹی بجادی۔ حملہ آور اپنے گھر کی طرف بھاگے۔ مہندر رائے پی ڈبلیو 11 نے یہ بھی بتایا کہ اس وقت جگدیش رائے، پی ڈبلیو 7 اور کالی چرن رائے، پی ڈبلیو 9 بھی وہاں پہنچے تھے جنہیں مدعا متھلیش رائے نے بھی دھمکی دی تھی، اگر انہوں نے انہیں پکڑنے کی کوشش کی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ پولیس انسپکٹر کیلاش پرساد، پی ڈبلیو 13 کے پہنچنے پر، انہوں نے انہیں حملہ آوروں کے نام بتاتے ہوئے اس واقعے کے بارے میں 10 نکالیں۔ اسی طرح کا ثبوت جاگیشور رائے، پی ڈبلیو 8 کا ہے۔ ان دو گواہوں، یعنی جاگیشور رائے اور مہندر رائے کی دیگر دو چشم دید گواہوں، جگدیش رائے، پی ڈبلیو 7 اور کالی چرن رائے پی ڈبلیو 9 نے تمام مادی پہلوؤں پر مکمل تصدیق کی ہے، جنہوں نے مستقل طور پر بیان دیا ہے کہ انہوں نے مدعا علیہ نمبر 2 کو مدھن رائے کو متوفی ارون کا سر پکڑتے ہوئے اور مدعا علیہ نمبر 1 متلیش رائے کو کا کوٹ کے ذریعے اس کی گردن پر حملہ کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ اس ثبوت کو ایم ایس ٹی دیوپتی دیوی، پی ڈبلیو 10 کے بیان سے مزید تقویت ملتی ہے جو اپنے نابالغ بیٹے کے ساتھ وہاں موجود تھی جو آم کے درخت کے بالکل قریب جا رہی تھی جس کے نیچے یہ واقعہ پیش آیا تھا اور اس نے خود اس واقعے کو دیکھا تھا۔

.8 ہم نے پی ڈبلیو 1 نکی رائے اور راؤ دیو رائے، پی ڈبلیو 4 کے شواہد کو بھی صبح کے جھگڑے اور دودھ کی قیمت کی ادائیگی پر متوفی کے ساتھ تنازعہ کے حوالے سے احتیاط سے دیکھا ہے لیکن ہمیں ان کی گواہی پر یقین نہ کرنے کے لیے کوئی کمزوری نہیں ملتی ہے۔ ہم ٹرائل عدالت کے ذریعے درج کیے گئے اور عدالت عالیہ کے ذریعے قبول کیے گئے اس نتیجے کی تعریف کرنے سے قاصر ہیں کہ مذکورہ کہانی ناقابل یقین ہے۔ ہماری رائے میں اس پہلو پر ٹرائل عدالت اور عدالت عالیہ کے ذریعے لیا گیا نظریہ قبول نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا، یہ کامیابی سے دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ استغاثہ کا مقدمہ ابتداء کے معاملے میں مطلوب تھا۔ تاہم، ہمارے سامقابل موجود جواب دہندگان کے وکیل قابل یہ پیش کیا کہ اس طرح کا معمولی معاملہ شاید ہی قتل جیسے جرم کو جنم دے سکتا ہے۔ جمع کرانے پر یقین کرنا مشکل ہے کیونکہ کسی جرم کا ارتکاب مجرم کی ذہنیت پر منحصر ہوتا ہے جس کا آسانی سے فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے افراد ہو سکتے ہیں جو کسی معمولی معاملے کو بہت سنجیدگی سے لے سکتے ہیں اور ایسے افراد بھی ہو سکتے ہیں جو سنجیدہ خیالات کو نظر انداز بھی کر سکتے ہیں۔

.9۔ چشم دید گواہ جگدیش رائے، پی ڈبلیو 7 جاگیشور رائے، پی ڈبلیو 8 کے شواہد پر آتے ہوئے اس بات کی نشاندہی کی جا سکتی ہے کہ ان کے شواہد کو عدالت عالیہ نے محض انکوائری رپورٹ کی تلافی کے اوقات میں تضاد اور حملہ آوروں کے ناموں کی عدم موجودگی کی بنیاد پر مسترد کیا ہے۔ تاہم، ہم نے پایا کہ عدالت عالیہ نے اس کی تعریف کرنے میں پیٹنٹ کی غلطی کی۔ اس بات کی نشاندہی کی جا سکتی ہے کہ انکوائری رپورٹس تیار کی جاتی ہیں جیسا کہ دفعہ 174 (1) فوجداری پی سی میں تصور کیا گیا ہے۔ دفعہ 174 فوجداری پی سی پڑوس کے دو یا زیادہ معزز باشندوں کی موجودگی میں پولیس افسر کے ذریعے انکوائری رپورٹ تیار کرنے پر غور کرتی ہے اور موت کی ظاہری وجہ کی رپورٹ تیار کرتی ہے، جس میں اس طرح کے زخموں، فریکچر، چوٹوں اور چوٹ کے دیگر نشانات کو بیان کیا جاتا ہے جو جسم پر پائے جا سکتے ہیں جس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ اس طرح کے نشانات کس انداز میں یا کس ہتھیار یا آلے (اگر کوئی ہوں) سے لگائے گئے دکھائی دیتے ہیں۔ تیار حوالہ کے لیے دفعہ 174 فوجداری پی سی کی ذیلی دفعہ (1) کو یہاں پیش کیا گیا ہے :

".174 خودکشی وغیرہ کے بارے میں پوچھ گچھ اور رپورٹ کرنے کے لیے پولیس (1) جب کسی پولیس اسٹیشن کے انچارج یا اس سلسلے میں ریاستی حکومت کے ذریعے خصوصی طور پر با اختیار کسی دوسرے پولیس افسر کو یہ اطلاع ملے کہ کسی شخص نے خودکشی کی ہے، یا کسی دوسرے کے ذریعے یا کسی جانور کے ذریعے یا مشینری کے ذریعے یا کسی حادثے سے مارا گیا ہے، یا ایسے حالات میں فوت ہوا ہے جس

سے یہ معقول شبہ پیدا ہو کہ کسی دوسرے شخص نے جرم کیا ہے، تو وہ فوری طور پر انکوائری کرنے کے مجاز قریبی ایگزیکٹو مجسٹریٹ کو اس کی اطلاع دے گا، اور، جب تک کہ ریاستی حکومت کے مقرر کردہ کسی اصول کے ذریعے، یا ضلع یا ذیلی حکومت کے کسی عام یا خصوصی حکم نامے کے ذریعے دوسری صورت میں ہدایت نہ کی جائے۔ ڈویژنل مجسٹریٹ، اس جگہ پر جائے گا جہاں ایسے متوفی شخص کی لاش ہے، اور وہاں، پڑوس کے دو یا زیادہ معزز باشندوں کی موجودگی میں، تحقیقات کرے گا، اور موت کی ظاہری وجہ کی رپورٹ تیار کرے گا، جس میں اس طرح کے زخموں، فریکچر کے زخموں، اور چوٹ کے دیگر نشانات کو بیان کیا جائے گا جو جسم پر پائے جا سکتے ہیں، اور یہ بتائے گا کہ کس طریقے سے، یا کس ہتھیار یا آلے (اگر کوئی ہو) سے ایسے نشانات لگائے گئے ہیں۔

(زور دیا گیا)

دفعہ 174(1) کا جائزہ یہ ظاہر کرے گا کہ اس میں حملہ آوروں کے ناموں کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لہذا، یہ نہ تو پولیس افسر کیلاش پرساد، پی ڈبلیو 13 پر واجب تھا، جس نے انکوائری رپورٹ تیار کی تھی، حملہ آوروں کے ناموں کا ذکر کرنا اور نہ ہی چشم دید گواہ جگدیش رائے اور جاگیشور رائے کے لیے ضروری تھا جو مذکورہ انکوائری رپورٹ کے گواہ ہیں، کہ وہ مذکورہ انکوائری رپورٹ میں حملہ آوروں کے ناموں کا ذکر کرنے پر اصرار کریں۔ جہاں تک انکوائری رپورٹ کے خلاصہ 9 کی تیاری کے وقت کا تعلق ہے، موجودہ معاملے میں اس کا شاید ہی کوئی نتیجہ ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پی ڈبلیو 7 جگدیش رائے نے کہا کہ انکوائری غروب آفتاب کے قریب تیار کی گئی تھی جسے درست بیان نہیں کہا جا سکتا کیونکہ عدالت عالیہ کے مطابق لاش خود ہسپتال میں جائے وقوع سے تقریبا 11 کلومیٹر دور شام 5 بجے موصول ہوئی تھی لیکن یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ اس بات کا کوئی مستند اور قابل اعتماد ثبوت نہیں ہے کہ لاش شام 5 بجے ہسپتال میں موصول ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ جگدیش رائے، پی ڈبلیو ڈبلیو 7 کا بیان اگست 1986 میں درج کیا گیا تھا جبکہ یہ واقعہ ایک سال سے زیادہ پہلے مئی 1985 میں پیش آیا تھا۔ یہ ممکن ہے کہ گواہوں کو اتنے طویل وقفے کے بعد تفتیش کی تیاری کا صحیح وقت یاد نہ ہو۔ اس لیے اس کی گواہی کو صرف اسی بنیاد پر مسترد نہیں کیا جا سکتا۔

.10. ہم نے پایا کہ عدالت عالیہ نے مخبر مہندر رائے، پی ڈبلیو 11، کالی چرن رائے، پی ڈبلیو 9 محترمہ دیوپتی دیوی، پی ڈبلیو 10 کے صوتی بیان کو نام نہاد تضادات پر مسترد کر دیا لیکن عدالت عالیہ کی طرف سے لیا گیا مذکورہ نظریہ دو وجوہات کی بنا پر قبول نہیں کیا جا سکتا، پہلا، عدالت عالیہ کی طرف سے بتائی گئی تضادات اتنی معمولی اور معمولی ہیں کہ ان کا کیس کے مادی پہلو پر شاید ہی کوئی اثر پڑتا ہے تا کہ شواہد کو ناقابل اعتماد یا مشکوک بھی بنایا جا سکے اور دوسرا، مذکورہ گواہوں کو دفعہ 161 کے تحت درج کیے گئے ان کے کیس ڈائری کے بیانات نہیں دکھائے گئے۔ پی سی جس سے ان کی تردید کی گئی تھی اور نہ ہی مذکورہ تضادات/ خامیوں کو ظاہر کیا گیا ہے اور ریکارڈ پر رکھا گیا ہے۔ ایسا ہونے کی وجہ سے، محض پولیس آفس کیلاش پرساد، پی ڈبلیو 13 کے اس بیان کی بنیاد پر کہ گواہوں نے مبینہ بیانات نہیں دیے، ان کے بیانات کے متعلقہ حصوں کو ظاہر کیے بغیر قبول نہیں کیا جا سکتا۔ ان حقائق اور حالات میں ہم دیکھتے ہیں کہ عدالت عالیہ واضح طور پر مدعا علیہ نمبر 1 اور 2 یعنی متلیش رائے اور مادن رائے کی بے گناہی کے نتائج کو ریکارڈ کرنے میں غلطی پر تھی۔ جہاں تک مدعا علیہ نمبر 3 راج نریش رائے کا تعلق ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی بری ہونے کا فیصلہ معقول ہے کیونکہ اس کے خلاف کسی ٹھوس ثبوت کی عدم موجودگی میں اس کی بری ہونے کے فیصلے میں کوئی مداخلت نہیں کی جا سکتی۔

11. نتیجے میں ہم جزوی طور پر اپیلوں کی اجازت دیتے ہیں اور عدالت عالیہ کے فیصلے کو اس حد تک کالعدم قرار دیتے ہیں جہاں تک اس کا تعلق جواب دہندگان 1 اور 2 کو بری کرنے سے ہے۔ ہم ٹرائل عدالت کے ذریعے مدعا علیہ نمبر 1 متھیلیش رائے کو دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیتے ہوئے ریکارڈ کیے گئے فیصلے اور سزا کے حکم کو بحال کرتے ہیں لیکن سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر کے اس کی سزا میں ترمیم کرتے ہیں۔ ہم مدعا علیہ نمبر 2 مڈن رائے کی دفعہ 109 آئی پی سی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت سزا کو بھی برقرار رکھتے ہیں اور اسے عمر قید کی سزا دیتے ہیں۔

وی ایس ایس

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document